مرداورعورتوں کی نماز میں فرق

اس رسالہ میں مرداورعورتوں کی نماز میں فرق پراحادیث اورحضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے چندآثارمع مکمل حوالوں کے جمع کئے گئے ہیں،جن سے معلوم ہوگا کہ یہ فرق آپ ﷺ اورحضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی احادیث اورآثار سے ثابت ہے۔مقدمہ میں ساٹھ مختلف فرق کی مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔فرق نہ کرنے والوں کے دلائل کا جواب بھی دیا گیاہے۔اپنے موضوع پرنہایت مفیداورقابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمدلاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

اللہ تعالیٰ نے مردو عورت کی تخلیق میں فرق رکھا، عورت کی ساخت اور ہے مرد کی اور، عورت کا جسم مرد کے جسم سے علیحدہ ہے، اسی طرح مرد و عورت کی صلاحیت میں بھی فرق رکھا، اسی طرح قوت اور طاقت میں بھی فرق رکھا ہے، اسی لئے قرآن نے ببانگ دہل اعلان فرمادیا کہ: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ﴾۔(سورۂ نساء، آیت نمبر:۳۴)

ترجمہ:...... مرد عورتوں کے نگران ہیں، کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور کیونکہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں۔(آسان ترجمہ)

مرد اور عورتوں کے احکام میں فرق کی ساٹھ(۶۰) مثالیں

عبادات کو لیجئے تو روزہ میں مردو عورت کا فرق تسلیم شدہ حقیقت ہے۔

(۱)......عورت حالت حیض و نفاس میں روزہ نہیں رکھے گی۔

(۲)......ولادت کی تکلیف اور حمل کے زمانہ میں اسے بعض شرائط کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۳)......معصوم بچہ کو دودھ پلانے کے لئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۴)......عورت کو نفل روزہ کے لئے شوہر کی اجازت لینی چاہئے۔

حج کے بکثرت اعمال میں عورت و مرد کا فرق مسلم ہے، مثلاً:

(۵)......عورت کے لئے سفر حج میں محرم کا ہونا شرط ہے۔

(۶)......عورت کو نفل حج کے لئے شوہر کی اجازت لینی چاہئے۔

(۷)......عورت عدت میں حج وعمرہ کا سفر نہیں کرسکتی۔

(۸)......عورت کا احرام علیحدہ ہے، مرد کا علیحدہ۔

(۹)......عورت کے لئے احرام سے پہلے مہندی لگانا سنت ہے۔ (مغنی ص١٦٠ ج ۵)

(۱۰)......عورت حالت احرام میں سر کھلا نہیں رکھی گی، مرد کھلا رکھے گا۔

(۱۱)......عورت کے لئے احرام میں قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کھلی رکھنا ضروری نہیں۔

(۱۲)......عورت طواف میں رمل نہیں کرے گی، مرد کرے گا۔

(۱۳)......عورت اضطباع نہیں کرے گی، مرد کرے گا۔

(۱۴)......عورت تلبیہ زور سے نہیں کہے گی، مرد زور سے کہے گا۔

(۱۵)......عورت سعی میں میلین اخضرین کے درمیان نہیں دوڑے گی، مرد دوڑے گا۔

(۱۶)......عورت حالت حیض ونفاس میں طواف نہیں کرسکتی۔

(۱۷)......عورت کے لئے حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر کی اجازت ہے۔

(۱۸)......عورت ناپاکی کی حالت میں طواف وداع چھوڑ سکتی ہے۔

(۱۹)......عورت کے لئے حج میں حلق جائز نہیں، مرد کے لئے حلق افضل ہے۔

اسی طرح دوسرے کئی مسائل میں مردوعورتوں کا فرق شریعت نے رکھا ہے:

(۲۰)......عورت کا جہاد حج ہے۔

(۲۱)......عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کرسکتی۔

(۲۲)......اقامت اور سفر کی نیت میں عورت مرد کے تابع ہے۔

(۲۳)......کسی عورت کو نبوت عطا نہیں ہوئی، مرد انبیاء ہوئے۔

(۲۴)......عورت امام اور خلیفہ نہیں بن سکتی، مرد بن سکتا ہے۔

(۲۵)......عورت قاضی بن سکتی ہے، مگر حدود اور قصاص کے مقدمات میں فیصلہ نہیں دے سکتی۔(اسلامی عدالت ص ۱۸۷)

(۲۶)......عورت کو مال غنیمت میں حصہ نہیں ملے گا، مرد کو ملے گا۔

(۲۷)......عورت کے لئے مہندی پسندیدہ ہے، مرد کو ممنوع ہے۔

(۲۸)......عورت کو سونا پہننا جائز ہے، مرد کے لئے حرام ہے۔

(۲۹)......عورت کے لئے نقاب کا حکم ہے۔

(۳۰)......عورت ریشم پہن سکتی ہے، مرد کے لئے حرام ہے۔

(۳۱)......مرد کے لئے چار شادیوں کی اجازت ہے عورت کے لئے نہیں۔

(۳۲)......عورت طلاق نہیں دے سکتی، یہ مرد کا اختیار ہے۔

(۳۳)......عورت کا حصہ میراث میں مرد کی بنسبت آدھا ہے۔

(۳۴)......عورت کے لئے شوہر کی وفات پر عدت ہے، مرد کے لئے نہیں۔

(۳۵)......عورت کے لئے طلاق کے بعد عدت ہے، مرد کے لئے نہیں۔

اسی طرح نماز میں مرد وعورت کا فرق نہ ماننا عقل سے بالاتر ہے۔نماز میں شریعت نے مرد وعورت میں فرق رکھا ہے:

(۳۶)......عورت کے لئے بجائے مسجد کے گھر میں نماز پسندیدہ ہے۔

(۳۷)......عورت کے لئے جماعت کے بجائے اکیلے نماز بہتر ہے۔

(۳۸)......عورت جماعت کرے تو مرد کی طرح صف میں آگے نہیں کھڑی ہوگی۔

(۳۹)......(اتفاقاً اگر عورت مسجد میں آجائے یا مرد کے ساتھ جماعت میں شامل ہوجائے تو) نماز میں صفوں کے آخر میں کھڑی رہے گی۔

(۴۰)......عورت کے لئے تنہا صف میں کھڑا ہونا درست ہے،مرد کے لئے ممانعت ہے۔

حدیث شریف میں ہے: المرأة وحدها صف۔(فتح الباری ص۲۱۲ ج۲)

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے: باب : المرأة وحدها تكون صفا۔

(۴۱)......عورت کے لئے اذان واقامت نہیں۔

(۴۲)......عورت مرد کی امام نہیں بن سکتی۔

(۴۳)......عورت جمعہ وعید کا خطبہ نہیں دے سکتی،مرد دے گا۔

(۴۴)......عورت کے ستر کی حد مرد سے مختلف ہے۔

(۴۵)......عورت ٹخنہ کھول کر نماز نہیں پڑھے گی،مرد کے لئے ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔

(۴۶)......مرد کی نماز کھلے سر جائز ہے۔عورت کی جائز نہیں۔

(۴۷)......مرد کہنیاں کھول کر نماز پڑھے تو مکروہ ہے،عورت کے لئے ناجائز ہے۔

(۴۸)......عورت کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھائے گی۔

(۴۹)......عورت ناف کے نیچے ہاتھ نہیں باندھے گی۔

(۵۰)......عورت قیام میں مرد کی طرح ہاتھ نہیں باندھے گی۔

(۵۱)......مرد اونچی آواز سے آمین کہہ دے تو ناجائز نہیں،عورت کے لئے ناجائز ہے۔

(۵۲)......عورت تکبیر تشریق زور سے نہیں کہے گی،مرد زور سے کہے گا۔

(۵۳)......عورت رکوع میں مرد کی طرح نہیں جھکے گی۔

(۵۴)......عورت رکوع میں مرد کی طرح ہاتھوں سے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گی۔

(۵۵)......عورت سجدہ میں مرد کی طرح سرین کو اوپر نہیں رکھے گی۔

(۵۶)......عورت قعدہ میں مرد کی طرح نہیں بیٹھے گی۔

(۵۷)......عورت پر جمعہ اورعیدین واجب نہیں ہے۔

(۵۸)......عورت پر نماز جنازہ نہیں ہے۔

(۵۹)......عورت کا کفن پانچ کپڑوں میں ہوگا اور مرد کا تین کپڑوں میں۔

(۶۰)......عورت مردہ کو دفنانے قبرستان نہیں جائے گی۔

نوٹ:...... یہ: ۶۰/مثالیں بلا کسی خاص تحقیق کے وقت پر جو یاد آ گئیں لکھ دی گئی ہیں، اگر کوئی محقق تتبع سے مزید تلاش کرے تو اور مزید فرق کی مثالیں جمع کی جاسکتی ہیں۔

کیا کوئی صاحب عقل کہہ سکتا ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہیں، اس طرح کا خیال رکھنے والا حدیث کا قطعاً عامل نہیں بلکہ کئی احادیث کا تارک ہے۔ اللہ تعالی ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمائے اور فقہاء امت کی قدر دانی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مختصر رسالہ میں احادیث اور آثار جمع کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کوئی صاحب بصیرت یہ نہیں کہہ سکتا کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے میں فرق

مرد کانوں تک اٹھائے اور عورت سینے تک

(۱)......عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال : جئت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لی : رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا وائل بن حجر ! اذا صلیت فاجعل یدیک حذو اذنیک ، والمرأة تجعل یدیها حذاء ثدییها۔

(معجم طبرانی کبیر ص۱۸ ج۲۲، رقم الحدیث:۱۴۴۹۷۔ مجمع الزوائد ص۲۷۲ ج۲، باب رفع الیدین ، رقم الحدیث:۲۵۹۴۔ جامع الاحادیث ص۴۳۹ ج۲۳، رقم الحدیث:۲۶۳۷۷)

ترجمہ:......حضرت وائل بن حجر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے وائل بن حجر ! جب تم نماز پڑھو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے تک اٹھائے۔

آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ: عورت اپنا ہاتھ سر کے قریب تک لے جائے

(۲)......جابر بن عبد الله رضی الله عنه یقول : زجر النّبی صلی الله علیه وسلم ان تَصِل المرأة برأسها شیئًا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۳، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ، رقم الحدیث:۵۰۷۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے سختی سے منع فرمایا کہ: عورت اپنا ہاتھ کچھ بھی سر کے قریب تک لے جائے۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نماز میں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتی تھیں

(۳)......عن عبد ربه بن زیتون قال : رأیت ام الدرداء رضی الله عنها ترفع یدیها

حذو منكبيها حين تفتتح الصلوة ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۱ ج۲، فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الى اين ترفع يديها ، رقم الحديث:۲۴۸۵)

ترجمہ:......حضرت عبدربہ بن زیتون رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ نماز کے شروع میں اپنے کندھوں تک ہتھیلیوں کو (یعنی ہاتھوں کو) اٹھاتی تھیں۔

(۴)......عن عبد ربه بن سليمان بن عمير قال : رأيت ام الدرداء رضى الله عنها كانت ترفع يديها فى الصلوة حذو منكبيها۔ (جزء رفع الیدین (امام بخاری) ص۱۳)

ترجمہ:......حضرت عبدربہ بن سلیمان بن عمیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتی تھیں۔

عورت تکبیر کہتے وقت مرد کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے

(۵)......عن ابن جريج قال : قلت لعطاء : أتشير المرأة بيديها كالرجال بالتكبير ؟ قال : لا ترفع بذلک يديها كالرجال، واشار ' فخفض يديه جداً وجمعهما اليه ، وقال : ان للمرأة هيئة ليست للرجل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۷ ج۳، باب تكبير المرأة بيديها و قيام المرأة و ركوعها وسجودها ، رقم الحديث:۵۰٦٦۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۱ ج۲، فى المرأة اذا افتتحت الصلوة الى اين ترفع يديها ، رقم الحديث:۲۴۸۹)

ترجمہ:......حضرت جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا: کیا عورت تکبیر تحریمہ کہتے وقت مرد کی طرح اشارہ (رفع یدین) کرے گی؟ آپ نے فرمایا:

عورت تکبیر کہتے وقت مرد کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے ،آپ نے اشارہ کیا ، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بہت ہی پست رکھا اوران کو ملایا اورفرمایا: عورت کی (نماز میں) ایک خاص ہیئت ہے جومردوں کی نماز میں نہیں ہے۔

(٦)......عطاء سئل عن المرأة کیف ترفع یدیها فی الصلوة ؟ قال : حذو ثدییها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۱ ج۲ ، فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها ، رقم الحدیث:۲۴۸٦)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ: نماز میں تکبیر کے وقت کس طرح ہاتھ اٹھائے؟ تو فرمایا کہ: اپنے سینہ تک۔

(۷)......عن حماد انه کان یقول فی المرأة اذا استفتحت الصلوة : ترفع یدیها الی ثدییها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۱ ج۲ ، فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها ، رقم الحدیث:۲۴۸۸)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ سے مروی ہے: وہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: عورت جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھ سینہ تک اٹھائے۔

(۸)......عن الزهری قال : ترفع یدیها حذو منکبیها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۲۱ ج۲ ، فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها ، رقم الحدیث:۲۴۸۷)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: (عورت جب نماز شروع کرے تو) اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائے۔

سجدہ اور بیٹھنے میں فرق

عورت سے آپ ﷺ کا حکم کہ: جب سجدہ کروتو اپنے جسم کو ملالیا کرو

(۹)......عن يزيد بن ابی حبيب : ان رسول اللـه صلى الله عليه وسلم مرّ على امرأتين تصلّيان ، فقال : اذا سجدتما فضُمّا بعضَ اللحم الى الارض ، فانّ المرأة ليست فی ذاک کالرجل۔ (مراسیل ابی داؤد ص۸، باب ما جاء فی من نام عن الصلوة۔ سنن کبری بیہقی ص۲۲۳ ج۲، باب ما يستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود)

ترجمہ:......حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کا دو عورتوں پر سے گذر ہوا جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا کہ: جب تم دونوں سجدہ کروتو اپنے جسم کا بعض حصہ زمین سے ملالیا کرو، اس لئے کہ عورت اس (سجدہ کے حکم) میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

عورت نماز میں ران، ران پر رکھے، اور سجدہ میں پیٹ ران سے ملالے

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا جلست المرأة فی الصلوة وضعت فخدها على فخِذها الاخرى ، فاذا سجَدَتْ اَلْصَقَتْ بطنَها فی فخذها كأستر مايكون لها ، فان الله ينظر اليها ، يقول : يا ملا ئكتی ! اشهدكم انّی قد غفرت لها۔

(سنن کبری بیہقی ص۲۲۳ ج۲، باب ما يستحب للمرأة من ترک التجافی فی الركوع والسجود۔ كنز العمال ، صلوة المرأة ، رقم الحديث:۲۰۲۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت میں ہے کہ: رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے، اور جب سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں سے ملا لیا کرے، اس طرح کہ زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے، اس لئے کہ اللہ تعالی اس کو دیکھتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ: اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس (عورت) کو بخش دیا۔

عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور پیٹ سے رانوں کو ملائے

(۱۱)......عن علی رضی الله عنه قال : اذا سجدت المرأة ' فلتحتفز ولتلصق فخذيها ببطنها۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جب عورت سجدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ سرین کے بل بیٹھے اور اپنے پیٹ سے رانوں کو ملائے رکھے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۸ ج۳، باب تكبير المرأة بيديها و قيام المرأة و ركوعها و سجودها ، رقم الحديث:۵۰۷۲۔ سنن بیہقی ص۲۲۲ ج۲، باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافی فی الركوع والسجود)

(۱۲)......عن خالد بن اللّجلاج قال : كن نساء يؤمرن ان يتربعن اذا جلس فی الصلوة ، ولا يجلسن جلوس الرجل على اوراكهن ، يتقى ذلک على المرأة مخافة ان يكون منها الشیء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۶ ج۲، فی المرأة كيف تجلس فی الصلوة ، رقم الحديث:۲۷۹۹)

ترجمہ:......حضرت خالد بن لجلاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ جب نماز میں بیٹھیں تو چار زانو بیٹھیں، اور مردوں کی طرح اپنی سرین پر نہ بیٹھیں، عورت کو اس سے اس اندیشہ کی وجہ سے بچایا جاتا ہے کہ اس کا کوئی حصہ ظاہر ہو جائے۔

نوٹ:......حضرت خالد بن لجلاج رحمہ اللہ ایک معروف تابعی ہیں، اور بعض نے تو ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔(نفائس الفقہ ص۱۷۲ج۱)

عورت سجدہ خوب سمٹ کر کرے

(۱۳)......عن علی رضی الله عنه قال : اذا سجدت المرأة ' فلتضم فخذيها۔

(سنن بیہقی ص۲۲۲ج۲، باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافی فی الركوع والسجود۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۴ج۲، المرأة كيف تكون فی سجودها ، رقم الحديث:۲۷۹۳)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر کرے اور اپنی دونوں رانوں کو ملائے رکھے۔

عورتیں خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں

(۱۴)......عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه صاحب رسول الله صلی الله عليه وسلم عن رسول الله صلی الله عليه وسلم انه قال : خير صفوف الرجال الاول ' وخير صفوف النساء الصف الآخر ، وكان يأمر الرجال ان يتجافوا فی سجودهم ، ويأمر النّساء ان يتخفَّضْن فی سجودهن ، وكان يأمر الرجال ان يفرشوا اليسرى وينصبوا اليُمنى فی التّشهّد ' ويأمر النّساء ان يتربّعن ، الخ۔

(سنن بیہقی ص۲۲۲ج۲، باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافی فی الركوع والسجود)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں کے لئے بہترین صف پہلی ہے اور عورتوں کے لئے بہترین صف آخری ہے، اور مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ: سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں، اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ: خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ اور

مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ: تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں، اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ: چہار زانو بیٹھیں۔

عورتوں کو حکم دیا گیا کہ نماز میں سرین کے بل بیٹھیں

(۱۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : انه سُئل کیف کُنَّ النساء یصلّین علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ؟ قال : کنّ یتربَّعْن ، ثم اُمِرن ان یحتَفِزْن۔

(مسند امام حصکفی ص۴۹۔ مسند امام اعظم مترجم ص۱۹۶، باب صفة الجلوس فی التشهد)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتیں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟ آپ نے فرمایا کہ: وہ چار زانو بیٹھتی تھیں، پھر ان کو حکم دیا گیا کہ سرین کے بل بیٹھیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نماز میں چہار زانو بیٹھتی تھیں

(۱۶)......عن نافع : ان صفیّة رضی الله عنها کانت تُصلی وهی متربِّعَة۔

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نماز پڑھتی تو چہار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۶ ج۲، فی المرأة کیف تجلس فی الصلوة، رقم الحدیث:۲۸۰۰)

عورت سجدہ میں پیٹ رانوں سے چپکا لے، اور سرین کو اوپر نہ اٹھائے

(۱۷)......عن ابراهیم قال : اذا سجدت المرأة فلتلزق بطنها بفخذیها ، ولا ترفع عجیزتها ، ولا تجافی کما یجافی الرجل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۵ ج۲، المرأة کیف تکون فی سجودها ؟ رقم الحدیث:۲۷۹۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ

اپنی رانوں سے چپکا لے، اور اپنی سرین کو اوپر نہ اٹھائے، اور اعضاء کو اس طرح دور نہ رکھے جیسے مرد دور رکھتا ہے۔

مرد کا عورت کی طرح سجدہ میں پیٹ کو رانوں پر رکھنا مکروہ ہے

(۱۸)......عن مجاهد انه كان يكره : ان يضع الرجل بطنه على فخديه اذا سجد كما تضع المرأة۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، المرأة كيف تكون فى سجودها ؟ رقم الحديث:۲۷۹۶)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ: مرد جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں پر رکھے جیسا کہ عورت رکھتی ہے۔

لباس میں فرق

عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے اللہ تعالی قبول نہیں فرماتے

(۱۹)......عن عائشة رضى الله عنها : عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : لا يقبل الله صلوة حائضٍ الا بخمارٍ۔ (ابوداؤد، باب المرأة تصلى بغير خمار، رقم الحديث:۶۳۹۔ ترمذی، باب ما جاء لا تقبل صلوة المرأة الحائض الا بخمار ، رقم الحديث :۳۷۷۔ ابن ماجہ، باب اذا حاضت الجارية لم تصل الا بخمار ، رقم الحديث:۶۵۵)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں فرماتے۔

(۲۰)......لا يقبل الله من امرأة صلوة حتى توارى زينتها ' ولا جارية بلغت المحيض حتى تختمر۔ (كنز العمال ، صلاة المرأة ، رقم الحديث:۲۰۲۰۴)

ترجمہ:......اللہ پاک عورت کی نماز کو قبول نہیں فرماتے جب تک کہ وہ اپنی زیب و زینت

کو نہ چھپالے، اور نہ اس لڑکی کی جو بالغ ہوچکی ہو نماز قبول فرماتے ہیں جب تک کہ وہ اوڑھنی اوڑھ کر نماز نہ پڑھے۔

(۲۱)...... اذا حاضت المرأة لم تقبل لها صلوة الا بخمار۔

ترجمہ:...... جب لڑکی حائضہ (بالغہ) ہوجائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ اوڑھنی نہ اوڑھ لے۔(کنز العمال ، صلاة المرأة ، رقم الحديث:۲۰۲۰۵)

بالغہ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں

(۲۲)......لا صلوة لحائض الا بخمار۔(كنز العمال ، صلاة المرأة ، رقم الحديث:۲۰۲۰۶)

ترجمہ:...... بالغہ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے جائز نہیں۔

عورت کی نماز دوپٹہ اور ایسے کرتہ میں جو پاؤں تک چھپالے جائز ہے

(۲۳)......عن ام سلمة رضى الله عنها : انها سألت النبى صلى الله عليه وسلم : أتصلى المرأة فى دِرع وخِمار ليس عليها ازار ؟ قال : اذا كان الدِّرع سابغا يُغَطِّى ظُهور قدميها۔(ابوداؤد ص۱۰۱ ج۱، باب فى كم تصلى المرأة ، رقم الحديث:۶۳۸)

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا عورت صرف ایک کرتہ اور ایک دوپٹہ میں بغیر ازار کے نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کرتہ پورا ہو اور اس کو پاؤں تک چھپالے۔

ہم نماز پڑھتی تھیں دوپٹہ اور لمبے کرتہ میں جو پاؤں کو ڈھک لیتا تھا

(۲۴)......سألت امّ سلمة رضى الله عنها : ماذا تصلى فيه المرأة من الثياب ؟ فقالت تصلى فى الخمار والدرع السابغ الذى يُغيِّبُ ظهور قدميها۔

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا: ہم نماز پڑھتی تھیں ایک دوپٹہ اور ایک لمبے کرتہ میں جو پاؤں کے اوپر والے حصہ کو ڈھانپ لیتا تھا۔(ابوداؤد ص۱۰۱ ج۱، باب فی کم تصلی المرأة ، رقم الحدیث:۶۳۷)

ایک عورت کا سوال کہ: میرا دامن لمبا ہوتا ہے

(۲۵)......عن ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف انها سألت ام سلمة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم فقالت : انى امرأة اطيل ذيلى وامشى فى المكان القذر ؟ فقالت ام سلمة : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يطهره ما بعده۔

(مؤطا امام محمد (مترجم) ص۱۴۶ ج۱، باب الرجل يجرُّ ثوبه والمرأة يجر ذيلها فيعلق به قِذر وّما كره من ذلک ، رقم الحدیث:۲۹۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے مروی ہے کہ: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ: میرا دامن لمبا ہوتا ہے اور میں بسا اوقات ناپاک جگہ پر بھی چلتی ہوں، اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اس ناپاکی کو اس کے بعد کی پاک جگہ پاک کردیتی ہے۔

تشریح:......معلوم ہوا کہ عورت کا کرتہ ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے، اور یہ فعل مردوں کے لئے یہ حرام ہے۔

لقمہ دینے میں فرق

مردوں کے لئے تسبیح ہے، اور عورتوں کے لئے تالی بجانا

(۲۶)......عن ابى هريرة و سهل بن سعد رضى الله عنهما : قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم : التّسبيح للرّجال و التّصفيق للنّساء۔

(بخاری، باب:التصفيق للنّساء ، رقم الحديث:۱۲۰۳/۱۲۰۴۔مسلم، باب تسبيح الرجل وتصفيق المرأة اذا نابهما شيء في الصلوة ، رقم الحديث:۴۲۲۔ترمذی، باب ما جاء ان التّسبيح للرّجال و التّصفيق للنّساء ، رقم الحديث:۳۶۹۔ابوداؤد، باب التّصفيق في الصلوة ، رقم الحديث: ۹۳۹۔نسائی، باب التّسبيح في الصلوة ، رقم الحديث:۱۲۱۰/۱۲۱۱۔ابن ماجہ، باب : التّسبيح للرّجال في الصلوة و التّصفيق للنّساء ، رقم الحديث:۱۰۳۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مردوں کے لئے تسبیح ہے، اور عورتوں کے لئے تالی (ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہلکی آواز سے مارنا) ہے۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم

عورت سمٹ کر نماز پڑھے

(۲۷)......عن ابن عباس رضى الله عنهما انه سئل عن صلوة المرأة ؟ فقال : تجتمع و تحتفز۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۵ ج۲، المرأة كيف تكون في سجودها ، رقم الحديث:۲۷۹۴)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ عورت کی نماز کیسی ہوتی ہے؟ تو ان کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ: وہ سمٹ کر نماز پڑھے۔

(۲۸)......عن عطاء بن ابى رباح انه سأل عائشة رضى الله عنها هل رُخِّص للنساء ان يُّصلِّينَ على الدَّوابِّ ؟ قالت : لم يُرَخَّصُ لهنّ في ذلك في شِدّة ولا رخاء۔

(ابوداؤد، باب الفريضة على الرّاحلة من عذر ، رقم الحديث:۱۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: کیا عورتوں کو جانور پرنماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے یا نہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:نہیں نہ سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

تشریح:......عورتوں کے لئے جائز ہے کہ وہ سواری کی حالت میں فرض نماز پڑھ لیں؟ عورتوں کی تخصیص سوال میں شاید اس لئے ہو کہ وہ صنف نازک ہیں، ممکن ہے کہ ان کے لئے اس کی گنجائش ہو۔(الدرالمنضود ص۴۹۳ ج۲)

حدیث میں بطور خاص سوال عورتوں کے لئے کرنا یہ دلیل ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں لوگ فرق سمجھتے تھے، ورنہ سوال کی کیا ضرورت تھی؟ جو حکم مرد کے لئے ہے وہی عورت کے لئے ہے۔

مرد اور عورت کے صف بنانے میں فرق

عورتوں کی صفوں میں بہتر آخری صف اور بدتر پہلی صف ہے

(۲۹)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : خیرُ صفوف الرِّجال اوّلُها ، وشرُّها آخِرُها ، وخیرُ صفوف النّساء آخرُها ، و شرُّها اوّلُها۔

(مسلم، باب تسوية الصّفوف واقامتها ، الخ ، رقم الحديث:۴۴۰۔ابوداؤد، باب صف النّساء و التّأخرعن الصّف الاوّل ، رقم الحديث:۶۷۶۔ترمذی، باب ما جاء فی فضل الصف الاوّل ، رقم الحديث:۲۲۴۔نسائی، ذكر خير صفوف النّساء و شر صفوف الرّجال ، رقم الحديث:۸۲۱۔ابن ماجہ، باب صفوف النّساء ، رقم الحديث:۱۰۰۰)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے، اور بدتر آخری ، اورعورتوں کی صفوں میں بہتر آخری صف اور بدتر پہلی صف ہے۔

(۳۰)......عن جابر رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه و سلم : خیرُ صفوف الرجال المقدم ، وشرُّها المؤخر ، وخیرُ صفوف النّساء المؤخر ، و شرُّها المقدم ، یا معشر النساء اذا سجد الرجال فاغضضن ابصارکن ، ولا ترین عورات الرجال من ضیق الازر۔(کنز العمال ، تصویة الصفوف و فضلها ، رقم الحدیث:۲۰۶۴۶)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں، اور بری صفیں پچھلی صفیں ہیں۔اورعورتوں کے لئے بہتر صفیں پچھلی ہیں،اور بری صفیں اگلی ہیں۔اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی آنکھیں نیچی کر لیا کرو(یعنی جھکا لیا کرو) اور مردوں کی تنگ ازاروں سے ان کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔

جماعت کی نماز کے متعلق مرد اور عورت میں فرق

عورت کی اکیلی نماز جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے

(۳۱)......صلاۃ المرأۃ وحدھا تفضل علی صلاتھا فی الجمع بخمس و عشرین درجة۔(کنز العمال ، رقم الحدیث :۴۵۱۸۷۔فیض القدیر شرح جامع الصغیر ص۲۹۳ج۴، رقم الحدیث:۵۰۹۲)

ترجمہ:......عورت کی اکیلی نماز جماعت کی نماز سے پچیس درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے۔

عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں الا یہ کہ مسجد میں ہو

(۳۲)......عن عائشة رضی الله عنھا : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : لا

خیر فی جماعة النّساء الا فی المسجد ۔(رواہ احمد والطبرانی ، کذا فی اعلاء السّنن ص۲۴۲ج۴، باب کراھة جماعة النساء ، رقم الحدیث:۱۲۱۹)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی خیر نہیں الا یہ کہ مسجد میں ہو۔

تشریح:......آپ ﷺ عورتوں کی جماعت میں ہر طرح کی خیر کی نفی فرمارہے ہیں الا یہ کہ مسجد میں ہو تو وہاں پر خیر کی نفی نہیں فرمائی، اس لئے کہ عورت مرد کی اقتدا میں ہوگی۔

امامت کے متعلق مردوعورت کا فرق

خبردار کوئی عورت مرد کی امامت نہ کرے

(۳۳)......عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منبرہ یقول : فذکر الحدیث وفیہ : ألا ولا تَؤُمَّنَّ امرأة رجلا۔

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے آپ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: پھر طویل حدیث نقل فرمائی ،خبردار کوئی عورت مرد کی امامت نہ کرے۔(السنن الکبری للبیھقی ص۹۰ج۳، باب لا یأتم رجل بامرأة)

مرد جب عورتوں کی اطاعت کریں گے تو ہلاک ہوجائیں گے

(۳۴)......ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : ھلکت الرجال حین اطاعت النّساء ۔(رواہ احمد والحاکم کذا فی اعلاء السنن ص۲۵۱ج۴، باب عدم جواز امامة المرأة لغیر المرأة ، رقم الحدیث:۱۲۳۴)

ترجمہ:......آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: مرد جب عورتوں کی اطاعت کریں گے تو ہلاک

ہوجائیں گے۔

تشریح:......ظاہر ہے جب عورت مرد کی امامت کرے گی تو مرد کو اس کی اطاعت کرنی پڑے گی، اوراس پرآپ ﷺ ہلاکت کا اظہار فرمارہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: عورت امامت نہ کرے

(۳۵)......عن علی ابن طالب رضی الله عنه انه قال : لا تؤمُّ المرأةُ ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۷۰ ج۳، من کره ان تؤمّ المرأة النّساء ، رقم الحدیث:۴۹۹۵)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ: عورت امامت نہ کرے۔

عورتوں کو پیچھے رکھو جہاں پر اللہ تعالی نے ان کو پیچھے رکھا ہے

(۳۶)......عن ابن مسعود رضی الله عنه : اخّروهنّ من حیث اخّرهنّ الله۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ان عورتوں کو پیچھے رکھو جہاں پر اللہ تعالی نے ان کو پیچھے رکھا ہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۹ ج۳، باب شهود النساء الجماعة ، رقم الحدیث:۵۱۱۵)

امامت میں قیام کی جگہ کا فرق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امامت میں درمیان صف کھڑی ہوتیں

(۳۷)......عن عطاء عن عائشة رضی الله عنها : انها کانت تؤمّ النّساء ، تقوم معهنّ فی الصّف ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۶۹ ج۳، باب المرأة تؤمّ النّساء ، رقم الحدیث:۴۹۹۱)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو نماز پڑھاتی تھیں، اور درمیان صف میں کھڑی ہوتیں۔

عورت‘ عورتوں کی امامت درمیان میں کھڑی ہوکر کرے

(۳۸)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : تؤمّ المرأة النّساء ‘ تقوم فی وسطهن۔(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ج۳، باب المرأة تومّ النّساء ، رقم الحدیث:۵۰۸۳)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ :عورت‘ عورتوں کی امامت اس طرح کرے کہ وہ درمیان میں کھڑی ہو۔

(۳۹)......عن عائشة رضی الله عنها کانت تؤمّ النّساء فی التّطوّع ‘ تقوم معهنّ فی الصّف۔(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۱ج۳، باب المرأة تومّ النّساء ، رقم الحدیث:۵۰۸۷)

ترجمہ:......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی نفل نماز میں امامت کی، اور صف میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہوئیں۔

(۴۰)......عن عطاء عن عائشة رضی الله عنها انها صلت بنسوة العصر فقامت فی وسطهن۔(کتاب الام ص۱۶۴ج۱، امامة المرأة و موقفها للامامة)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کو عصر کی نماز پڑھائی اور وہ درمیان صف میں کھڑی ہوئیں۔

(۴۱)......عن ریطة الحنفیة : ان عائشة رضی الله عنها اَمَّتْهُنَّ وقامت بینهنّ فی صلوة مّکتوبة ، اسناده صحیح۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۱ج۳، باب المرأة توم النساء ، رقم الحدیث:۵۰۸۶)

ترجمہ:......ریطہ حنفیہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں نماز پڑھائی اور فرض نماز میں ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

(۴۲)......عن حجیر ة بنت حصین قالت : اَمَّتْنَا ام سلمة رضی الله عنها فی صلوة

العصر فقامت بيننا ، اسناده صحيح۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۰ ج۳، باب المرأة توم النساء ، رقم الحديث:۵۰۸۲)

ترجمہ:......حجیرہ بنت حصین رحمہا اللہ نے کہا: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہمیں امامت کرائی اور ہمارے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

(۴۳)......عن عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها انها كانت تؤم فى شهر رمضان فتقوم وسطا۔(کتاب الآثار ، بتحقيق الشيخ الفقيه ابو الوفاء الافغانى ص۲۰۳ ج۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: وہ رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتی تھیں اور درمیان صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔

(المختار شرح كتاب الآثار ص۱۶۳، رقم الحديث:۲۱۷)

اذان اور اقامت میں فرق

عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے

(۴۴)......عن ابن عمر رضى الله عنهما قال : ليس على النّساء اذان ولا اقامة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۲۷ ج۳، باب هل على المرأة اذان و اقامة ؟ رقم الحديث:۵۰۲۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔

(۴۵)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : ليس على النّساء اذان ولا اقامة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۲۷ ج۳، باب هل على المرأة اذان و اقامة ؟ رقم الحديث:۵۰۲۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔

(۴۶)......عن الحسن و ابن المسیب رحمهما الله قالا : لیس علی النّساء اذان و اقامة۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۲۷ج۳، باب هل علی المرأة اذان و اقامة ؟ رقم الحدیث:۵۰۲۰)

ترجمہ:......حضرت حسن اور حضرت ابن مسیّب رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ:عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔

(۴۷)......عن مجاهد رحمه الله قال : لیس علی النّساء اقامة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۲۷ج۳، باب هل علی المرأة اذان و اقامة ؟ رقم الحدیث:۵۰۱۷)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:عورتوں پر اقامت نہیں ہے۔

(۴۸)......عن الزهری رحمه الله قال: لیس علی النّساء اقامة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۲۷ج۳، باب هل علی المرأة اذان و اقامة ؟ رقم الحدیث:۵۰۱۹)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:عورتوں پر اقامت نہیں ہے۔

(۴۹)......حدثنا معتمر بن سلیمان عن ابیه قال : کنا نسأل انسا رضی الله عنه: هل علی النّساء اذان و اقامة ؟ قال : لا ' وان فعلنَ فهو ذِکر۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۶ ج۲، فی النساء من قال: لیس علیهن اذان الخ ، رقم الحدیث:۲۳۳۱)

ترجمہ:......حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھتے کہ کیا عورتوں پر اذان اور اقامت ہے؟ وہ فرماتے کہ:نہیں، اور اگر وہ کرلیں (یعنی اذان دیدیں یا اقامت کہہ لیں) تو یہ ذکر ہے۔

نماز جمعہ میں مردوعورت کا فرق

جمعہ کی نماز: غلام' عورت' بچے' بیمار پر واجب نہیں

(۵۰)......عن طارق بن شهاب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال :

الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة :عبد مملوک ‘ أو امرأة ‘ أو صبی ‘ أو مریض ۔(ابوداؤد، باب الجمعة للمملوک والمرأة ، رقم الحدیث:۱۰۶۷)

ترجمہ:......حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے چار طرح کے لوگوں کے: غلام پر‘ عورت پر‘ بچے پر‘ بیمار پر۔

(۵۱)......عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعة یوم الجمعة ، الا مریض أو مسافر أو امرأة أو صبی أو مملوک ، فمن استغنی بلھو أو تجارة استغنی اللہ عنہ ، واللہ غنی حمید۔

(دارقطنی ص۳ ج۲، باب من تجب علیہ الجمعة ، رقم الحدیث:۱۵۶۰۔مشکوة، باب وجوبھا)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالی (کی ذات وصفات) پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کی نماز فرض ہے، سوائے بیمار‘ مسافر‘ عورت‘ بچہ‘ پاگل اور غلام کے، لہذا جو شخص کھیل کود اور تجارت وغیرہ میں مشغول ہو کر نماز جمعہ سے بے پروائی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے بے پرواہ ہے، اور اللہ تعالی بالکل بے نیاز ہے، بذات خود قابل تعریف۔(مشکوة ص۱۲۱)

جمعہ کی نماز: عورت‘ غلام‘ مسافر اور بیمار پر واجب نہیں

(۵۲)......عن محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : اربعة لا جمعة علیھم : المرأة ‘ والمملوک ‘ والمسافر ‘ و المریض، قال ابوحنیفة رحمہ اللہ : فان فعلوا اجزأھم ، قال محمد : وبہ نأخذ۔

(کتاب الآثار ص۱۵۲، باب صلوة یوم الجمعة والخطبة ، رقم الحدیث:۱۹۹)

ترجمہ:......حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چار افراد پر جمعہ واجب نہیں: عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ لوگ پڑھ لیں تو جمعہ ہو جائے گا۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ (المختار شرح کتاب الآثار ص۱۵۲)

نماز جنازہ میں مردوعورت کا فرق

(۵۳)......محمد قال : اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمهم الله فى الجنائز اذا اجتمعت قال : تصفه صفا ، بعضها أمام بعض ، وتصفها جميعا يقوم الامام وسطها ، فاذا كانوا رجالا و نساء جعل الرجال هم يلون الامام ، والنساء أمام ذلك يلين القبلة كما ان الرجال يلون الامام اذا كانوا فى الصلوة والنساء من ورائهم ، قال محمد : وبه نأخذ ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله۔

(کتاب الآثار ص۱۸۱، باب الصلوة على جنائز الرّجال والنّساء ، رقم الحديث:۲۴۵)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کئی جنازے اکٹھے ہو جائیں تو سب کو ایک دوسرے کے آگے ترتیب سے رکھ دیں گے، امام ان کے درمیان کھڑا ہو جائے گا (جنازے اس کے آگے ہوں گے) اگر جنازے مردوں اور عورتوں دونوں کے ہوں تو مردوں کے جنازے امام کے قریب ہوں گے اور عورتوں کے ان سے آگے قبلہ کی جہت میں جیسے نماز میں مرد امام کے قریب ہوتے ہیں اور عورتیں ان کے بعد ہوتی ہیں۔ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں، یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۱۸۱)

(۵۴)......محمد قال : اخبرنا ابو حنيفة عن سليمان الشيبانى عن عامر الشعبى

رحمهم الله قال : صلى ابن عمر رضى الله عنهما على ام كلثوم بنت على وزيد بن عمر ابنها ' فجعل ام كلثوم تلقاء القبلة ' وجعل زيدا مما يلى الامام ، قال محمد : وبه نأخذ ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله۔

(کتاب الآ ثارص۱۸۱، باب الصلوة على جنائز الرّجال والنّساء ، رقم الحديث:۲۴۶)

ترجمہ:......حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ام کلثوم بنت علی اوران کے بیٹے زید بن عمر رضی اللہ عنہم پر نماز جنازہ پڑھی تو ام کلثوم کوقبلہ کی طرف آگے رکھا اورزید کوامام کے قریب۔امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی کوہم اختیار کرتے ہیں، یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔(المختارشرح کتاب الآ ثارص۱۸۱)

(۵۵)......محمد قال : اخبرنا ابوحنيفة قال : حدثنا عيسى بن عبد الله بن موهب قال : رأيت ابا هريرة رضى الله عنه يصلى على جنائز الرجال والنساء ، فجعل الرجال يلونه والنساء يلين القبلة۔

(کتاب الآ ثارص۱۸۱، باب الصلوة على جنائز الرجال والنساء ، رقم الحديث:۲۴۷۔المختارشرح کتاب الآ ثارص۱۸۱)

ترجمہ:......حضرت عیسی بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کومردوں اورعورتوں کے جنازوں پرایک ساتھ نماز پڑھتے دیکھا،انہوں نے مردوں کواپنے قریب رکھا اورعورتوں کوقبلہ کی جہت میں آگے کرکے رکھا۔

قبرستان دفنانے جانے کے بارے میں مردوعورت کا فرق

عورت کے قبرستان دفنانے جانے پرسخت وعید

(۵۶)......محمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنه قال : قبرنا مع

رسول الله صلی الله علیه وسلم– یعنی میّتًا– فلما فرغنا انصرف رسولُ الله صلی الله علیه وسلم وانصرفنا معه ' فلما حاذی بابَهُ وقف ' فاذا نحن بامرأة مُقبلةٍ ، قال : اظنّه عرفها ، فلما ذهبَتْ اذا هی فاطمة ، فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم : ما اخرجکِ یا فاطمة من بیتکِ ؟ قالت : اتیتُ یا رسول الله اهل هذا البیت ، فرَحَّمْتُ الیهم میّتهم أو عزَّیتُهُم به ، فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم : فلعلّکِ بلغتِ معهم الکُدی ؟ قالت : معاذ الله ' وقد سمعتُک تذکر فیها ما تذکر ، قال : لو بلغتِ معهم الکُدی ' فذکر تشدیدًا فی ذلک۔

(ابوداؤد، باب التّعزیة ، اوّل کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۳۱۲۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت کو دفنایا، جب ہم اس کام سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے، ہم بھی آپ کے ساتھ لوٹ آئے، جب آپ میت کے گھر پہنچے تو آپ ﷺ ٹھہر گئے، دیکھا ایک عورت سامنے سے چلی آرہی ہے، راوی کہتے ہیں کہ: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا تھا، جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تھا کہ: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کس وجہ سے باہر نکلیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں میت کے گھر والوں کے پاس آئی تھی تاکہ ان سے تعزیت کروں، یا یہ کہا کہ: میں ان کے مردہ کے لئے دعائے مغفرت کروں، آپ ﷺ نے دوسرا سوال کیا: شاید تم لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئی ہوں گی؟ انہوں نے کہا: معاذ اللہ! میں اس سلسلہ میں آپ کی وعید سن چکی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتیں تو.....آپ ﷺ نے اس کے بارے میں ایک سخت بات کہی۔

تشریح:.......امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ادباًاس وعید کو بیان نہیں فرمایا،اس کا تقاضا یہی ہے کہ تشریح میں بھی اس وعید کو مبہم ہی رکھا جائے،مگر ایک واقعہ قریب ہی زمانہ میں پیش آیا کہ ایک عورت اپنے والد کے جنازہ کے ساتھ قبرستان گئی اور مردوں کے درمیان قبر پر مٹی بھی ڈالی،اس لئے مجبوراًاس وعید کو ذکر کیا جاتا ہے،اللہ تعالی کسی کو پڑھ کر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

نسائی شریف کی روایت میں اس وعید کا ذکر ہے:''لو بلغتِها معهم ما رأيتِ الجنة حتى يراها جد ابيك''۔(نسائی، باب النعی ، كتاب لجنائز ، رقم الحديث:۱۸۸۱)

یعنی اگر تم قبرستان جاتیں تو تم جنت کو نہ دیکھ پاتیں، یہاں تک کہ تمہارے باپ کا دادا (عبدالمطلب)اس کو دیکھ لے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ تعزیت جائز ہے،اوراس کے لئے عورت کا نکلنا بھی جائز ہے۔اس حدیث کے ظاہرالفاظ''لو بلغتِها معهم'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی عورت جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جائے تو اس کا یہ عمل خلود فی النار کا موجب ہوگا، حالانکہ یہ بات قواعد اہل سنت کے خلاف ہے، بہت سے بہت اس عورت کا یہ کام گناہ کبیرہ ہوگا،اور کوئی گناہ سوائے شرک کے ہمیشہ جہنم کا مستحق نہیں بنتا، یہی اہل سنت کا مسلک ہے،لہذا حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں جو بات ارشاد فرمائی،یعنی''لو بلغتِها معهم'' وہ تہدید وتشدید پر محمول ہوگی۔

(ملخصا من حاشية النسائى لعلامة السيوطى والسندهى رحمهما الله۔شرح النسائی ص۲۸۳ ج۳)

''عورتوں کے میت کے ساتھ قبرستان جانے پر آپ ﷺ کی ناگواری

(۵۷)...... عن انس رضى الله عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه

وسلم فی جنازةٍ ، فرأی نسوةً ، فقال أتَحمِلْنَه ؟ قلن : لا ، قال : أتَدفِنَّهُ ؟ قلن : لا ، قال فارجعِن ، مَازُوراتٍ غیر مَاجورات۔

(فتح الباری، باب حمل الرّجال الجنازةَ دون النّساء ، کتاب الجنائز ، تحت رقم الحدیث:۱۳۱۴۔

(مجمع الزوائد ص۹۸ ج۳، باب اتباع النّساء الجنائز ، کتاب الجنائز ، رقم الحدیث:۴۱۲۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں نکلے،تو آپ ﷺ نے کچھ عورتوں کو(بھی پیچھے آتے) دیکھا،(تو ناگواری سے ان سے) پوچھا: کیا تم مردوں کو اٹھانے آئی ہو؟ عورتوں نے جواب دیا:نہیں،آپ ﷺ نے فرمایا: دفن کرنے آئی ہو؟انہوں نے کہا:نہیں،آپ ﷺ نے فرمایا:وزر(اور گناہ لے کر) چلی جاؤ،بلاثواب کے(یعنی آنے کا بھی ذرا بھی ثواب نہیں ملا)۔

''صلّو ا کما رأیتمونی أصلّی'' کا حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے؟

جو حضرات نماز میں مرد اور عورت کا فرق نہیں مانتے ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلّوا کما رأیتمونی أصلیّ ۔ظاہر ہے کہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں۔

جواب:......اس حدیث میں دو احتمال ہیں:(۱):یا تو اس حدیث میں مرد اور عورت دونوں کی نماز کا بیان ہے۔(۲):یا صرف مرد کی نماز کا بیان ہے۔اور یہ دوسرا معنی متعین ہے،ان احادیث وآثار کی وجہ سے جو مرد اور عورت کے فرق پر دلالت کرتی ہیں۔

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ: جیسے میں نے تم کو تعلیم دی ہے اس طریقہ سے نماز پڑھو، مردوں کو جیسی تعلیم دی ہے وہ اسی طریقہ سے نماز پڑھیں،اور عورتوں کو جس طرح تعلیم دی ہے، وہ اسی کے مطابق نماز ادا کریں۔ورنہ ان تمام احادیث کا کیا جواب ہوگا جن میں

دونوں کی نماز کا فرق بیان ہوا ہے۔

اگر حدیث شریف کا ظاہری معنی مراد لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے سارے لوگ اس پر عمل کرتے ہوئے ساری تکبیریں بلند آواز سے کہیں، اور جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ اور سورت بھی زور سے پڑھیں۔ یہ مطلب نہ کسی نے لیا اور نہ لیا جاسکتا ہے۔معلوم ہوا کہ ظاہری معنی مراد نہیں۔

پھر اس حدیث سے یہ استدلال کہ مردوعورتوں کی نماز میں کوئی فرق نہیں درست نہیں، اس لئے کہ اول تو اس جملہ کا سیاق وسباق ایک خاص واقعہ ہے۔

(۱)......حدثنا مالک بن الحويرث رضى الله عنه قال : أتينا النبيَّ صلى الله عليه وسلم ونحن شببة متقاربون ' فاقمنا عنده عشرين ليلة ، وكان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم رقيقا ، فلما ظنّ انّا قد اشتهينا اهلنا –أو قد اشتقنا– سألنا عمّن تركنا بعدنا ، فاخبرناه ، قال : ارجعوا الى اهليكم فأقيموا فيهم وعلّموهم و مُروهم –و ذكر اشياءَ أحفظُها ولا احفظها– و صلّوا كما رأيتمونى أصلِّى ، فاذا حضرتِ الصلوةُ فليُؤذِّنْ لكم احدُكم ' وَلْيؤُمَّكم اكبرُكُم ۔(بخاری، باب ما جاء فى اجازة خبر الواحد الصدوق ، كتاب اخبار الآحاد ، رقم الحديث:۷۲۴۶)

ترجمہ:......حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم سب (وفد کے افراد) جوان اور ہم عمر تھے، ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن رہے۔آپ ﷺ بہت شفیق تھے، جب آپ ﷺ نے محسوس فرمایا کہ اب ہمارا دل اپنے گھر والوں کی طرف مشتاق ہے تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ: اپنے پیچھے ہم کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے گھر چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو اور انہیں سکھاؤ اور بتاؤ (اسلام کے اعمال)

اور بہت سی باتیں آپ ﷺ نے کہیں جن میں بعض مجھے یاد نہیں ہیں اور بعض یاد ہیں اور فرمایا کہ: جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو، پس جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک تمہارے لئے اذان دے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ: ''صلّوا کما رأیتمونی أصلّی '' کے خطاب کو اگر اس کے سیاق سے ہٹ کر دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ ساری امت کو خطاب ہے کہ اس طرح نماز پڑھیں جس طرح اس وقت پڑھی گئی، تو اس طرح استدلال ہوسکے گا ہر اس فعل پر جس کے بارے میں ثابت ہوجائے کہ یہ آپ ﷺ نے نماز میں کیا ہے کہ اس فعل کو نماز کے لئے لازمی مانا جائے، لیکن یہ خطاب حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو کیا گیا تھا (جنہیں اس وقت نماز پڑھنا نہیں آتی تھی) کہ وہ ان کی دیکھا دیکھی ارکان نماز کو ادا کرتے رہیں۔

ہاں اس حکم میں تمام امت شامل ہوسکتی ہے، بشرطیکہ انہی افعال پر نبی کریم ﷺ کا استمرار (مستقل کرنا) ثابت ہوجائے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھی ہو، اور پھر یہ حکم کے تحت داخل ہوکر واجب ہوجائے گا، لیکن بعض وہ افعال (جو اس نماز میں تھے) بعد میں ثابت نہیں ہوتے، لہذا جس پر دلیل موجود نہ ہو کہ یہ فعل بعد کو نماز میں ہوا تو یہ حکم نماز کی اپنی صفت اور حالت (طریقۂ ادائیگی) سے متعلق ہوجائے گا، اس لئے ہم ''صلّوا کما رأیتمونی أصلّی'' کے حکم پر اس وقت عمل کا حکم نہیں کرتے۔

(فتح الباری ص ۲۳۷ ج ۱۳۔ خواتین کے مسائل اور ان کا حل ص ۳۵۷ ج ۱۔ عورتوں کا طریقۂ نماز ص ۵۴۔ فتاوی دار العلوم زکریا ص ج ۲۔ نفائس الفقہ ص ۳۰۴ ج ۱)

اس حدیث کے مخاطب مرد ہیں نہ کہ عورتیں، ایک بہترین استدلال

ایک اور عمدہ جواب یہ ہے کہ:......حدیث شریف کے مخاطب مرد ہیں نہ کہ عورتیں، اور دلیل یہ ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو وفد آیا تھا ان میں سب مرد تھے کوئی عورت نہ تھی، اور آپ ﷺ نے انہی کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

دوسری اسی حدیث میں اس کی دلیل ہے کہ یہ خطاب مردوں سے ہے، وہ اس طرح کہ آگے حکم ہے کہ:

''تم میں سے ایک تمہارے لئے اذان دے اور جو سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے''

اور اذان کا حکم مردوں کے لئے ہے' عورتوں کے لئے نہیں، اسی طرح امامت بھی مرد کے ساتھ خاص ہے نہ کہ عورتوں کے ساتھ، معلوم ہوا کہ: اسی حدیث کے الفاظ صراحت سے بتلا رہے ہیں کہ یہ خطاب مردوں کو ہے عورتوں کو نہیں۔

اس کی ایک مثال بھی دیکھئے! کوئی عورت کہے کہ: میں عمامہ باندھوں گی، اس لئے آپ ﷺ نے عمامہ باندھا، اسی طرح میں گریبان کھلا رکھوں گی، اس لئے کہ آپ ﷺ نے گریبان کھلا رکھا، میں کرتہ یا پاجامہ ٹخنوں سے اوپر تک بلکہ آدھی پنڈلی تک پہنوں گی، اس لئے کہ آپ ﷺ نے اسی طرح پہنا، اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾۔ (سورۂ احزاب، آیت نمبر:۲۱)

ترجمہ:......حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ (آسان ترجمہ)

اس آیت میں'' اُسْوَةٌ '' کا ارشاد ہے، اور'' اُسْوَة '' جیسے مردوں کے لئے ہے ایسے ہی عورتوں کے لئے بھی، اس لئے کہ'' لَكُم ''فرمایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ

صرف ظاہری الفاظ سے کوئی حکم نہیں لگ سکتا۔

حضرت ام الدرداء رحمہا اللہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، دوسرا شبہ

دوسرا شبہ یہ ہے کہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے تعلیقاً: حضرت ام الدرداء رحمہا اللہ کا اثر نقل کیا ہے کہ: وہ اپنی نماز میں اس طرح بیٹھتی تھیں جس طرح مرد بیٹھتا ہے: ''وکانت ام الدرداء تجلس فی صلوتها جلسة الرجل ، وكانت فقيهة''۔

(بخاری شریف، باب سنة الجلوس فی التشهد ، قبیل رقم الحدیث:۸۲۷)

اس تعلیق کی اصل حسب ذیل حدیث ہے:

(۲)......:عن مکحول : أن ام الدرداء كانت تجلس فى الصلاة كجِلسة الرجل۔

(مصنف ابی شیبہ ص ۵۰۷ ج ۲، فی المرأة كيف تجلس فى الصلوة ، رقم الحديث:۲۸۰۱)

ترجمہ:......حضرت مکحول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ام الدرداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......اولاً تو جن کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نامی صحابیہ خاتون نہیں ہیں، بلکہ یہ ایک تابعیہ بزرگ خاتون ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے ''عمدة القاری'' میں تحقیق سے بتلایا ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں: دونوں کی کنیت ام الدرداء تھی، البتہ ایک کے ساتھ کبری اور دوسری کے ساتھ صغری لگتا تھا، ام الدرداء کبری کا نام: خِیرہ تھا اور وہ صحابیہ تھیں، اور ام الدرداء صغری کا نام ھُجیمہ تھا اور وہ تابعیہ فقیہہ تھیں۔

لہذا ان کا قول و عمل دوسرے مجتہدین رحمہم اللہ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں حجت اور قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ اور یہاں تو صرف مجتہدین امت اور صحابہ ہی خلاف

نہیں بلکہ ان کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے قول کے بھی خلاف ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ: حضرت ام الدرداء رحمہما اللہ نے کسی عذر سے ایسا کیا ہوگا، کیونکہ یہ بڑی زاہدہ اور فقیہہ اور نیک خاتون تھیں، جیسا کہ ابن حبان اور ابن حجر رحمہما اللہ نے صراحت فرمائی ہے۔

پھر یہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے جو فرمایا ہے کہ: حضرت ام الدرداء رحمہما اللہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، اس سے ان کی مراد بعض کیفیتوں میں مرد کی طرح بیٹھنا ہو، جیسے بعض ائمہ کا مسلک ہے کہ آخری قعدہ میں مرد اور عورت دونوں اس طرح بیٹھیں گے کہ دونوں پیر داہنی طرف نکال دیں گے اور سرین کے بل بیٹھیں گے۔

(تحفۃ القاری ص۱۵۳ ج۳۔ انعام الباری ص۵۲۳ ج۳۔ نفائس الفقہ ص۳۰۴ ج۱)

پھر یہ صراحت خود ایک دلیل ہے کہ مرد کی کیفیت بیٹھنے کی اور تھی اور عورتوں کی اور، ورنہ اس صراحت کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، اگر سب عورتیں اسی طرح بیٹھتی تھیں جس مرد بیٹھتے تو اس طرح کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

ایک نکتہ

سورۂ نور کی آیات: ۳۵/۳۷ میں اللہ تعالی نے آسمان وزمین میں جو نور ہدایت ہے اس کی ایک مثال بیان کی ہے، پھر فرمایا کہ: وہ نور ہدایت مسجدوں میں پیدا ہوتا ہے، کیونکہ وہاں ایسے مرد عبادت کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالی کے ذکر سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید وفروخت ﴿ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ اس میں لفظ ''رِجَال'' سے معلوم ہوا کہ عورتیں مسجد میں نہیں جائیں گی۔ (تحفۃ القاری ص۲۷ ج۴)